

مصابیب امام حسین بیان کرنے کا ثواب

<"xml encoding="UTF-8?>

۱. رسول خدا(ص) نے فاطمہ سے فرمایا :

کل عین باکیہ یوم القيامۃ الـ عین بکت علی مصاب الحسین فائزہا ضاحکة مستبشرة بنعیم الجنة
ہر آنکھ قیامت کے دن روئے گی لیکن صرف وہی آنکھ ہنسنے ہو گی جو مصابیب حسین پر روئی ہو گی وہ بہشت کی
نعمتوں سے خندان و شادان ہو گی۔ (۱)

۲. حضرت سید سجاد نے فرمایا :

"ایما مومن زرفت عیناً لقتل الحسین حتی تسلیل علی خدّه "

جو مومن امام حسین کی شہادت پر اس طرح آنسو بھائے کہ اس کے رخسار تر ہو جائیں تو خداوند عالم اس کے
لئے بہشت کے دریچوں کو مخصوص قرار دے گا جس میں وہ ہزاروں سال رہے گا۔ ہمارے دشمنوں سے جو
مصابیب ہم پر ڈھائے گئے ان پر جو مومن ہمارے اوپر اس طرح روئے گا کہ آنسو رخسار تک ڈھلک آئیں تو خداوند
عالم اسے منزل صدق (بہشت کے بلند ترین مقام) میں ٹھہرائے گا۔ (۲)

۳. امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا :

ہم پر جو ستم ڈھائے گئے ہیں پر آہ کرنا تسبیح ہے، ہم پر غم کرنا عبادت ہے اور ہمارا راز پوشیدہ رکھنا راہ خدا
میں جہاد ہے پھر فرمایا: میری اس بات کو آب زر سے لکھ لینا چاہئے۔ (۳)

آپ نے یہ بھی فرمایا : "لکل سر ثواب الـ الدّمّعة فینا "

ہر مصیب پر صبر کرنا اور پوشیدہ رکھنا ثواب ہے سوائے ہمارے غم میں آنسو بھانے کے (کیونکہ اس میں اظہار و
اعلان کا بہت اجر ہے)۔ (۴)

۴. جلیل القدر عالم سید بن طاؤوس (متوفی ۶۶۴ھ) فرماتے ہیں کہ آل محمد سے منقول ہے :

جو شخص ہمارے مصابیب بیان کر کے روئے یا سو آدمیوں کو رلائے ہم اس کے جنت کے ضامن ہیں اور جو پچاس
آدمیوں کو رلائے اس کے لئے جنت ہے اور جو تیس آدمیوں کو رلائے اس کے لئے جنت ہے اور جو ایک آدمی کو
 RLائے اس کے لئے جنت ہے اور جو رونے والے کی صورت بنائے اس کے لئے بھی جنت ہے۔ (۵)

امام رضا نے پہلی محرم کو ریان بن شبیب سے گفتگو کے درمیان فرمایا :

اے فرزند شبیب! اگر تم پسند کرتے ہو کہ تم جنت میں ہمارے بلند درجات میں رہو تو ہمارے غم میں غمگین ہو
اور ہماری خوشی میں خوش ہو اور تم پر ہماری ولایت لازم ہے۔ اگر کوئی شخص کسی پتھر سے بھی ولایت کا
دم بھرے تو خدا اس کے ساتھ محسور فرمائے گا۔ (۶)

عزائی اہل بیت میں اشعار پڑھنا

جعفر بن عفان عزائی حسین میں اشعار کہہ کے حضرت صادق آل محمد کی بارگاہ میں حاضر ہوئے امام نے ان سے کہا: میں نے سنا ہے تم نے عزائی حسین میں بڑھے اچھے اشعار کہے ہیں - عرض کی: جی ہاں ! فرمایا: پڑھو۔ انہوں نے اپنے اچھے اشعار سنائے انہیں سن کر امام بھی روئے اور جو لوگ وہاں موجود تھے وہ بھی روئے، اس کے بعد امام نے فرمایا: اے جعفر! خدا کی قسم خدا کے مقرب فرشتے یہاں موجود تھے اور غم حسین میں تمہارے اشعار سن رہے تھے انہوں نے ہم سے زیادہ گریہ کیا خدا نے اسی وقت تمہیں بخش دیا اور بہشت تم پر واجب کر دی ۔

اس کے بعد فرمایا : اے جعفر کچھ اور نہیں سناؤ گے ؟

جعفر نے عرض کی : ضرور سناؤں گا ۔

امام نے فرمایا : جو شخص غم حسین میں ایک شعر کہے اور لوگوں کو رلائے خدا اس پر بہشت واجب کر دے گا اور اسے بخش دے گا ۔ (۷)

مقصد عزائی حسین

گریہ و سوگواری کی چند قسمیں : گریہ، شوق گریہ، دلسوزی و عاطفی ، دشمن سے نفرت کے اظہار کا گریہ ، ذلت آمیز اور ناپسندیدہ گریہ، عاجز و شکست خورده گریہ ۔

اسی طرح سوگواری کی بھی دو قسمیں ہیں : مثبت اور منفی

منفی سوگواری وہ ہے جو نا امیدی ، مایوسی اور جمود عاجزی کا سبب ہواور ذلت و شکست کی پہچان ہو ۔
مثبت سوگواری وہ ہے جس میں ظلم و ستم کے خلاف فریاد اور حرکت ہو جس سے ظالموں کے خلاف نفرت کا جذبہ بھڑک اٹھے ۔

ایک دانشور نے کہا ہے کہ :

"زبان ہمیشہ عقل کی ترجمان ہوتی ہے لیکن عشق کی ترجمان آنکھ ہے ، جب بھی احساس درد کی وجہ سے آنسو ٹپکے گا عشق آموجود ہو گا ، لیکن جب زبان اپنی مرتب گردش میں آکر منطقی جملے کہے گی عقل موجود ہو گی، بنابریں جس طرح خطیب کے لا جواب کر دینے والے منطقی دلائل ان کے ریبہ ان مکتب کے مقاصد کو اجاگر کرتے ہیں اسی طرح آنسوؤں کے قطرے بھی جذباتی اعلان جنگ کر کے دشمنان مکتب کے خلاف شمار کئے جاتے ہیں ۔ " (۸)

اسی بنیاد پر رسول خدا (ص) اور اماموں نے ان لوگوں کو جو نہیں رو سکتے "تابکی" (رونے والوں کی صورت بنائے) کی دعوت دی ہے تاکہ یاد حسین بر عہد اور بر عصر میں دلوں کے اندر زندہ رہے، صادق آل محمد نے فرمایا "من تباکی فله الجنۃ" جو رونے والوں کی صورت بنائے وہ جنت کا مستحق ہے۔ (۹)

ظاہر ہے کہ تباکی اسی وقت ہوتا ہے جب انسان کی آنکھ سے آنسو نہ گرے لیکن مطالب سن کر متاثر ہو ۔

نتیجہ یہ نکلا کہ

حضرت زینب اور اپلیت کا گریہ جذباتی اور تبلیغ سے بھر پور گریہ تھا، نہیں از منکر، شور انگیز طاغوت کو بھسمنے والا، ظالمون کو رسوایا کرنے والا گریہ تھا، یہ گریہ ہمیشہ جذباتی جنگ کے عنوان سے ستمگروں اور طاغوتوں کے خلاف جاری ہے اور انقلابی زمانوں میں کسی وقت بھی اس جذباتی حرکت و تڑپ کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ اس تڑپ کو شعائر اور شعار کے عنوان سے برتنا چاہئے کیونکہ اصولی طور سے شعار و شعور جد و جہد کی سمت متعین کرتے ہیں اور انسانوں کو اسی سمت میں متحرک رکھتے ہیں۔

حوالہ جات

- ١۔ بحار الانوار، ج ٤، ص ٢٩٣
- ٢۔ الہوف ص ٩
- ٣۔ ترجمہ نفس المہموم ص ١٧
- ٤۔ بحار الانوار، ج ٤، ص ٢٨٧
- ٥۔ الہوف، ص ١١
- ٦۔ عيون الاخبار، ج ١، ص ٢٩٩، بحار الانوار، ج ٤٤، ص ٢٧٨-٢٩٦، نفس المہموم باب اول فصل دوم
- ٧۔ رجال کشی ص ١٨٧
- ٨۔ شرح کتاب انگیزہ پیدائش مذہب ص ١٥
- ٩۔ امالی صدوق، مجلس ص ٢٩